7073 ـ ختنہ کے شرعی اور طبی فوائد

سوال

میرا کوئی بھی دین نہیں، لیکن میرا سوال ہے کہ: یہودی اور مسلمان ختنہ کرنا لازم کیوں قرار دیتے ہیں ؟
مجھے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان حضرات ہر انسان کو اللہ کی کامل مخلوق شمار کرتے ہیں، لیکن یہ تبدیلی کر کے اللہ کی مخلوق کے کمال میں یہ شک کیوں ہے ؟
میں طبعی طور پر جسمانی صفائی کا قائل ہوں، لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ آپ میرے سوال کا جواب ضرور دینگے، اور اس جواب کے لیے آپ کا شکریہ.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص تو اللہ تعالی کے حکم کی تنفیذ کرتا ہے، اور اسلام کا معنی اور تقاضا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالی کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کیا جائے، اور اس کی اطاعت بجا لائی جائے، چاہیے اس حکم کی حکمت معلوم ہو یا معلوم نہ ہو، کیونکہ حکم دینے والا اللہ سبحانہ وتعالی ہے، جو کہ خالق، اور علم و خبیر ہے.

اسی اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے اور وہ جانتا ہے کہ ان کے لیے کونسی اشیاء بہتر ہے اور اس میں ان کی مصلحت اور بہتری ہے، اور ختنہ کرنا بھی انہیں شرعی احکام میں سے ہے جنہیں اس نے اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے اور اللہ تعالی کی محبت رکھتے ہوئے اور اس کی جانب سے اجروثواب چاہتے ہوئے بجا لانا ہے.

اور وہ اس کا یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسے جو بھی حکم دیا ہے اس میں کوئی نہ کوئی حکمت اور بندے کی اس میں کوئی مصلحت ضرور پنہاں ہے، چاہیے بندہ کو اس کا علم ہو یا وہ اس سے مخفی رہے.

اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ کی جانب سے یہ سوال ہوا ہے کہ ختنہ کرنے سے صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، اور اس سے صحت کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں، آپ کے علم کے لیے ہم اس کے جواب میں بعض ضرعی اور صحت کے لیے فوائد ذکر کرینگے، تا کہ مومنوں کے لیے اس حکم پر ایمان اور بھی زیادہ ہو جائے، اور غیر مسلم شخص کو اس شریعت کی عظمت کا علم ہو جس نے مصلحت کو مد نظر رکھا ہے، اور مفاسد کو روکا ہے.

اول:

شرعی فوائد:

ختنہ کرنا شریعت کے ان محاسن میں شامل ہوتا ہے جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے مشروع کیا ہے، اور اس سے وہ اپنے ظاہری اور باطنی محاسن کی تجمیل کرتے ہوئے اپنے آپ کو خوبصورت بناتے ہیں، چنانچہ یہ ختنہ کرانا اس فطرت کی تکمیل کرتا ہے جس پر اللہ تعالی نے انہیں پیدا فرمایا ہے، اور اسی لیے یہ ملت حنیفی ملت ابراہیمی میں شامل ہے.

اور ختنہ کرانے کی مشروعیت حنیفیت کی تکمیل ہے کیونکہ جب اللہ سبحانہ وتعالی نے ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ وہ انہیں لوگوں کا امام بنائےگا، اور یہ وعدہ فرمایا کہ انہیں بہت سے قبیلوں کا جد امجد بنائےگا، اور یہ کہ اس کی پشت سے بہت سے انبیاء اور بادشاہ پیدا ہونگے اور ان کی نسل بہت زیادہ ہو گی.

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں یہ خبر دی کہ وہ اس اور اس کی نسل کے مابین عہد کی علامت یہ بنائےگا کہ وہ ہر بچے کا ختنہ کریں گے، اور میرا یہ عہد ان کے جسموں میں علامت ہوگا، اس لیے ختنہ کرانا ملت ابراہیمی میں داخل ہونے کی نشانی ہے، اور درج ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر بھی بعض نے ختنہ ہی کي ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اللہ کا رنگ اور اللہ کے رنگ سے اچھا کونسا رنگ ہو سکتا ہے، اور ہم اسی کی بندگی کرتے ہیں البقرۃ (138).

یعنی اس سے مراد ختنہ ہے، چنانچہ ختنہ کرانا ملت ابراہیمی پر چلنے والوں کے لیے نصاری اور صلیب کے پجاریوں کے رنگ میں رنگنے کے مرتبہ میں ہے، وہ اپنی اولاد اور بچوں کو رنگ کر یہ گمان کرتے ہیں کہ اب وہ نصرانی بن گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے اپنے حنفاء بندوں کے لیے حنیفیت کا رنگ مشروع کیا اور اس کی علامت ختنہ کرنا قرار دیتے ہوئے فرمایا:

اللہ کا رنگ اور اللہ کے رنگ سے کونسا رنگ اچھا ہے، اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں البقرۃ (138).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی دین اور ان کی ملت کی طرف اضافت کرنے والے کا ختنہ کرانا علامت قرار دیا، اور عبودیت و حنیفیت کی نسبت سے منسوب کیا....

مقصود یہ ہے کہ: اللہ کا رنگ وہ حنیفیت ہے جو اللہ کی محبت اور اس کے لیے اخلاص اور اس کی معرفت دل میں پیدا ہو، اور اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہی صبغت اللہ ہے، اور بدنوں کا رنگ فطرتی سنتوں کو اختیار کر کے حاصل کرنا ہوگا جن کا حکم اللہ نے دیا ہے، مثلا ختنہ کرانا، اور زیرناف بال صاف کرنے، اور مونچھوں کا کاٹنا، اور ناخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا، اور کلی کرنا، اور ناك میں پانی چڑہانا، اور مسواك کرنا، اور استنجاء کرنا.

تو اس طرح حنفاء کے دلوں اور بدنوں پر اللہ کی فطرت ظاہر ہوتی ہے.

دیکھیں: تحفۃ المولود باحکام المولود ابن قیم (351).

اور یہ نہیں کہ بچہ کو اسی حالت میں رہنے دیا جائے جس طرح وہ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے، بلکہ اس کی مصلحت کے لیے دین حنیف نے حکم دیا ہے کہ ولادت کے بعد اس کے سر کے بال منڈائے جائیں کیونکہ اس میں اس کی مصلحت ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور اس سے گندگی دور کرو "

اور اسی طرح اسے جو خون وغیرہ لگا ہوا ہے بچے کو نہلا کر اسے بھی دور کرنا ہوگا، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ نالی (اول) جو بچہ اور ماں کے ساتھ متصل ہوتی ہے اسے بھی کاٹنا ہوگا، اس طرح دوسرے امور جو بچے کے لیے مفید ہیں وہ بھی.

دوم:

صحت کے اعتبار سے فوائد:

ڈاکٹر محمد علی البار (کنگ میڈیکل کالج کے پروفیسر، اور کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ میں مرکز اسلامی میں قسم الطب کے مستشار) اپنی کتاب الختان میں لکھتے ہیں:

پیدا ہونے والے بچوں (یعنی عمر کے ابتدائی مہینوں میں) کا ختنہ کرنا صحت کے لیے کئی ایک طرح مفید ہے:

1 ـ پیشاب کی نالی میں سوزش اور جلن سے بچاؤ، جو کہ نالی کے اگلے حصہ پر موجود قلفہ یعنی زائد چمڑے کی بنا پر پیدا ہوتی ہے، اور اسے نالی کی تنگی کا نام دیا جاتا ہے، جو کہ پیشاب کو روکنے کا باعث بنتا ہے، اور پشاب کی نالی میں جلن وغیرہ پیدا ہوتی ہے، ان سب کا علاج یہ ہے کہ اس کا ختنہ کیا جائے، اور اگر یہ زیادہ دیر ت رہے اور ختنہ نہ کیا جائے تو مستقبل میں اس سے کئی قسم کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں جن میں سب سے خطرناک پیشاب کی نالی کا سرطان ہے.

2 ـ پیشاب کی نالیوں کی جلن:

کئی ایک ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ جن بچوں کا ختنہ نہیں ہوا انہیں پیشاب کی نالیوں میں جلن زیادہ ہوتی ہے، اور بعض سروے کے مطابق تو 39 سے بھی زیادہ تناسب رہا ہے کہ یہ ان بچوں میں ہے جن کا ختنہ نہیں ہوا ہوتا.

اور بعض ریسرچ میں تو یہ ثابت ہوا ہے کہ پچانوے فیصد بچے جن کا ختنہ نہیں ہوا انہیں پشاب کی نالیوں میں جلن ہوتی ہے، لیکن ختنہ شدہ بچے کا تناسب صرف پانچ فیصد سے زائد نہیں.

بعض اوقات تو بچوں کا پیشاب کی نالیوں میں جلن خطرناك بھی ہو سکتا ہے، ایك سرچ کے مطابق اٹھاسی بچے پیشاب کی نالیوں کی جلن میں مبتلا جن میں چھتیس فیصد تو یہی بیکٹریا خون میں پایا گیا، اور ان میں سے تین تو دماغ کی جھلی کی جلن کا شکار ہوئے، اور دو کے گردے ناکارہ تھے، اور ان میں سے دو جسم میں میکروبات منتشر ہونے کی بنا پر مر گئے.

3 ـ پیشاب کی نالی کے سرطان سے بچاؤ:

سروے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ختنہ شدہ افراد کو پیشاب کی نالی کا سرطان بالکل معدوم ہے، لیکن بغیر ختنہ کے افراد میں اس کا تناسب کم نہیں ہے.

امریکہ میں ختنہ والے افراد کو پیشاب کی نالی کا سرطان صفر ہے لیکن غیر ختنہ والوں میں ہر لاکھ میں (2.2) ہے، اور امریکہ میں اکثر لوگ ختنہ شدہ ہیں اس بنا پر وہاں سرطان کے مریض تقریبا ساڑھے سات سو سے ایك ہزار ہر برس ہوتے ہیں، لیکن اگر وہاں کے رہائشی غیر ختنہ شدہ ہوں تو یہ حالت تین ہزار سے بھی زیادہ ہو جائے.

اور جن ممالك میں ختنہ نہیں ہوتا مثلا چائنہ، یوگنڈا، بورٹوریکو تو وہاں پیشاب کی نالی کے سرطان کا مرض بارہ سے بائیس فیصد ہے جو کہ بہت زیادہ تناسب ہے.

4 ـ جنسی امراض:

ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ غیر ختنہ شدہ افراد کے جنسی امراض ایك دوسرے سے جنسی تعلقات (غالبا زنا اور لواطت) قائم کرنے سے بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں، لیکن ختنہ شدہ افراد سے کم خاص کر سیلان اور دوسرے جنسی امراض.

اور اس وقت جو نئی ریسرچ سامنے آئی ہے کہ ختنہ شدہ افراد کو ایڈز بہت ہی کم ہوتی ہے لیکن غیر ختنہ شدہ افراد کو کثرت سے ہے، لیکن اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر ختنہ شدہ کوئی شخص کسی ایڈز زدہ شخص سے جنسی تعلق قائم کرے تو اسے ایڈز نہیں ہوگی، ہو سکتا ہے اسے بھی یہ خطرناك بیماری لگ جائے، اور ختنہ اس سے بچاؤ نہیں ہے.

اگر زنا کاری، لواطت اور دوسری گندگی سے بچاؤ اختیار نہ کیا جائے تو کوئی اور حقیقی وسیلہ نہیں ہے. (اس سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے زنا اور لواطت کیوں حرام کیا ہے اور اس میں کیا حکمت ہے).

5 ـ بیوی کا رحم کے سرطان سے بچاؤ:

ریسرچ کرنے والوں کو یہ ثابت ہوا ہے کہ ختنہ شدہ افراد کی بیویاں رحم کے سرطان میں بہت کم مبتلا ہوتی ہیں، لیکن اس کے مقابلہ میں جن کا ختنہ نہیں ہوا ان کی بیویاں کثرت سے رحم کے سرطان میں مبتلا ہیں. انتہی.

دیکھیں: الختان تالیف ڈاکٹر البار (76).

مزید تفصیل کے لیے پروفیسر ویزویل کا کالم ضرور پڑھیں جو امریکی رسالۃ فیملی ڈاکٹر نے عدد نمبر (41) 1991 سنہ میں شائع کیا ہے.

واللہ اعلم .